

## نواب سید صدیق حسن خاں کی سیرت نگاری

محمد یسین مظہر صدیقی\*

مولانا سید صدیق حسن خاں قنوجی، بھوپالی (۱۸۳۲-۱۸۹۰ء) ایک متبحر عالم اور جلیل القدر مصنف تھے۔ مختلف علوم و فنون کی مانند انہوں نے سیرت نبویؐ پر بھی لکھا، اگرچہ اس فن شریف میں ان کی عبقریت ایک رسالے تک محدود ہے۔ ان کا یہ مختصر رسالہ الشمامة العنبرية من مولد خیر البرية ۱۳۰۵ھ میں بھوپال سے شائع ہوا تھا، وہ اردو میں ہے۔ ان کے سوانح نگاروں میں سے ان کے فرزند گرامی قدر مولانا سید محمد علی حسن خاں اور مولانا سید محمد اجتہاد ندوی مدظلہ العالی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے عنوان میں تھوڑا سا فرق ہے۔ اول الذکر نے اسے ”بیان مولد شریف“ کا اور مؤخر الذکر نے سیرۃ کار سالہ کہا ہے؟ اور سچ یہ ہے کہ وہ پوری سیرت نبویؐ پر حاوی ہے۔ میلاد نامے سے صحیح رائے نہیں قائم ہوتی۔ اگرچہ حضرت مولف نے اپنے زمانے کے چلن کے مطابق اسے ایک میلاد نامہ ہی قرار دیا ہے اور اسکی تالیف کے اسباب سے خاصی اچھی بحث کی ہے۔ (۱)

مؤلف گرامی قدر نے ”مقدمہ بیان میں مولفات میلاد شریف کے“ وضاحت کی ہے کہ سیرت نبویؐ کامل پر سلف امت کی کتابیں بکثرت موجود ہیں لیکن ”تعلیم و تعلم اؤن کتب کا اہل اسلام ایک عمر دراز سے متروک ہے“ حالانکہ کتاب و سنت کے بعد دوسرا کوئی علم نافع تر نہیں ہے۔۔۔ ”دریافت احوال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عام و خاص فقط رسائل پر اقتصار کیا ہے اور مؤلفین رسائل میلاد نے رطب و یابس کو جمع کر دیا ہے“ اور عمدہ قدیم و جدید کتب سیرت کی طرف انہوں نے ذرا توجہ نہیں کی۔ حضرت مولف نے قاضی عیاض کی الشفاء، قسطلانی و زرقانی وغیرہ کی مواہب اللدنیہ، ہدی نبوی اور صراط مستقیم اور مدارج النبوة کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔ پچاس سے زائد رسائل میلاد نبویؐ میں سے جب ان کو کوئی کتاب اعتماد کل کے لائق نظر نہیں آئی تو انہوں نے خود سیرت نبویؐ پر یہ رسالہ صحیح روایات و اخبار کی بنیاد پر تالیف کیا۔ نواب مرحوم نے یہ بھی اظہار کیا ہے کہ وہ بہت کچھ تفصیل پر دسترس رکھتے تھے لیکن اہناء عصر کے قصور ہمت کے سبب ”فقط ضبط اطراف پر وقوف ہوا۔“ انہوں نے یہ بھی صراحت کر دی ہے کہ ”شیخ امام سید شبلنجی معروف بہ مؤمن رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب نور الابصار میں بذکر سیرت نبویؐ جو کچھ لکھا ہے اس جگہ اس سے تلخیص مطالب بازیادت حسنہ کر کے بذیل فصول۔۔۔۔ حوالہ قلم صدق رقم ہوتا ہے۔“ (۲)

\* سابق ڈائریکٹر شاہ ولی اللہ دہلوی ریسرچ سہیل، ادارہ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا۔

شیخ شبلنجی مصری تھے اور ان کا نام و نسب تھا: سید مومن بن حسن مومن اور ان کی تاریخ ولادت تھی ۱۲۵۵ھ ان کی کتاب کا نام ہے: نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار (۳) حضرت مولف نے اپنے مختصر رسالہ سیرت کو (جو کل ۱۱۶ مطبوعہ صفحات پر مشتمل ہے) مختلف فصول میں تقسیم کیا ہے، جن کے صفحات اور ترتیب حسب ذیل ہیں:

۱- نسب و ولادت شریف (۶-۱۳)

۲- مرصعات نبوت (۱۳-۲۰)

۳- معاہدہ قریش، وفات ابوطالب، سفر طائف اور ابتداء اسلام الغار وغیرہ (۲۰-۲۹)

۴- ہجرت وغیرہ (۲۹-۴۰)

۵- خصائص آنحضرت اور دلائل نبوت (۴۰-۵۷)

۶- اسماء والقباب نبوی (۵۷-۵۹)

۷- شمائل نبوی (۵۹-۶۷)

۸- معجزات شریفہ (۶۷-۷۶)

۹- غزوات (۷۶-۸۲)

۱۰- اعمام و عمامت، ازواج و خدم وغیرہ (۸۳-۹۹)

۱۱- سیر نبوی و خلفاء راشدین (۹۹-۱۰۸)

۱۲- مرض وفات آنحضرت (۱۰۸-۱۱۴)

۱۳- ذکر ندب و رثاء نبوی (۱۱۴-۱۱۶)

رسالہ / مجالہ بقول مولف کی یہی فصول ہیں لیکن ان سے اس کتاب مستطاب کی قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ ان میں سے ہر فصل میں فاضل گرامی نے بہت سے مباحث کو یکجا کر دیا ہے۔ ان کا صحیح تجزیہ چند تجزیاتی عنوان کے تحت کیا جاتا ہے۔ ان تجزیاتی مباحث میں بھی اختصار پر ہی اکتفا کرنا ضروری ہے۔ مفصل تحلیل و تجزیہ کی صورت میں ایک ضخیم مقالہ تیار ہو جائے گا۔

در اصل مقصود نواب صدیق حسن خاں کی سیرت نگاری پر ایک تنقیدی بحث ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ کتاب کے محاسن کے ساتھ اس کے کمزور پہلوؤں کو بھی سامنے لایا جائے اور خاکسار راقم اپنے علم و اطلاع تک اس کا مکلف ہے۔

شما مہ عنبر یہ کی موضوعاتی فہرست سے موضوعات و مباحث سیرت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ وہ عام سیرتی کتابوں کے موضوعات سے ذرا مختلف ہے۔ ان میں تاریخی توفیت کا بہت زیادہ خیال نہیں رکھا گیا ہے بلکہ وہ موضوعاتی ترتیب رکھتی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان میں تاریخی مباحث اور سیرتی واقعات کے بیان / بیانیہ میں تاریخی توفیت بھی ملتی ہے اور زمانی ترتیب بھی پائی جاتی ہے۔ بہر حال اس پر موضوعاتی ترتیب کا کافی غلبہ ہے۔

فصول کے عناوین سے بسا اوقات ان کے تحت آنے والے مباحث کا علم نہیں ہوتا کہ وہ عناوین اتنے مفصل نہیں ہو سکتے۔ حضرت مولف نے ان فصول میں سے بیشتر میں بالخصوص تاریخی واقعات اور سیرتی کوائف میں بہت سے واقعات جمع کر دیئے ہیں۔ محققین کی مانند وہ ایک ہی فصل کے اندر دوسرے متعلقہ مباحث بھی لے آتے ہیں جیسے ولادت کے باب میں بعض خصائص نبوی کا ذکر آ گیا ہے اور ان پر علماء محققین کا مباحثہ بھی (ولادت کے وقت قصور شام کے نظر آنے کی توجیہ اور محدثین کے اقوال (۴) خصائص میں مختون ہونے کی بحث میں امام ابن قیمؒ کی رائے (۵) شق صدر کی بحث میں چار بار کی بحث اور مکی دور حیات کا ایک جامع تجزیہ بحوالہ ابن عبد البر۔ (۶)

مرضعات نبوت کی فصل میں رسول اکرمؐ کی رضاعی ماؤں بالخصوص حضرت ثویبہؓ اور حضرت حلیمہ سعدیہ کے ذکر خیر کے علاوہ، عمو تک (عاتکہ) نامی خواتین، جو امہات نبوی میں شامل تھیں، کا ذکر مختصر، رسول اکرمؐ کے لڑکپن کے واقعات جیسے والدہ ماجدہ کے ساتھ سفر مدینہ، عبدالمطلب ہاشمی کی پرورش، ابو طالب کی کفالت، ان کے ساتھ سفر شام، واقعہ بحیرا، یمن کا تجارتی سفر، رعی غنم، مال خدیجہؓ کے ساتھ تجارت اور دوسرا سفر شام، حضرت خدیجہؓ کے ساتھ نکاح، تنہا حراء، نبوت و بعثت، حضرت ورقہؓ کی ملاقات و تصدیق و تسلی، فترت وحی، نماز و صلوة، وضو، خفیہ تبلیغ کا زمانہ، سابقین اولین، ایذاء مسلمین، ہجرت حبشہ وغیرہ شامل ہیں۔ (۷) یہی حال بعد کی فصول میں سے متعدد کا ہے، اگلی فصل میں مکی عہد کے تمام واقعات ہیں پھر ہجرت کی فصل میں اولین واقعات مدینہ جیسے تعمیر مساجد قباء و مدینہ اور مکانات ہیں۔ غزوات کی فصل میں تمام واقعات بھی موجود ہیں۔ البتہ بعض فصول اپنے موضوع سے وابستہ اور اسی میں پیوستہ ہیں جیسے خصائص و دلائل نبوت کی فصل خاص جس میں آٹھ نوع کے خصائص بیان کئے ہیں۔ (۸) پھر دلائل نبوت ہیں۔ (۹)۔ اسماء و القاب نبویؐ کی فصل بھی اپنے موضوع پر ہی ہے۔ اسی طرح شمائل اور معجزات کی فصول موضوع سے وابستہ ہیں۔ اسی طرح باقی فصول سوائے غزوات کے یک موضوعی ہیں۔ البتہ ان فصول یک موضوعی نے توازن بگاڑ دیا ہے۔ خصائص اور دلائل اور معجزات و شمائل کی فصول دو تہائی کتاب پر حاوی ہیں۔

## ۱۔ مختصر سیرت:

سیرت نبوی کی ضخیم اور عظیم کتابوں کی تالیف کے ساتھ ساتھ زمانہ قدیم سے مختصرات سیرت کا بھی رواج رہا۔ سیرت پر مختصر رسالے اور اجزاء طلبہ و حفاظ کے لیے لکھے جاتے تھے یا بقول مؤلف گرامی قصور ہمت والے ابناء عصر کے لیے۔ تاکہ وہ چند اوراق یا ایک مختصر کتاب میں سیرت نبوی کے تمام اہم مباحث سے واقف ہو جائیں۔ ان کو مختصر کا نام دیا گیا۔ نواب سید صدیق حسن خاں کا یہ بحالہ نافعہ اسی نوع کا مختصر سیرت ہے مگر وہ کامل سیرت نبوی پر حاوی ہے۔ قدیم، معتبر اور معیاری مختصرات سیرت سب کے سب اسی نوعیت کے ہوتے تھے۔

مختصر سیرت کا ایک رجان قدیم تو یہ تھا کہ مولفین کرام اپنی طبع زاد مگر کافی ملخص سیرت لکھتے تھے۔ بعد میں دوسرا رجان یہ پیدا ہوا کہ وہ مختلف امہات کتب کی بنیاد پر ایک خلاصہ سیرت ترتیب دے لیتے تھے۔ اسی طرح ایک متاخر رجان اور پیدا ہوا کہ مختصر نگار کسی ایک مختصر پیش رو کو بنیاد بناتے تھے یا عظیم و ضخیم تالیف سیرت، کی تلخیص کرتے تھے اور اس میں اپنی طرف سے اضافے کرتے تھے۔ غلط روایت پر استدراک کرتے اور ناقص معلومات کو پر کرتے تھے۔

بعض عربی مختصرات کے فارسی یا دوسری زبان میں ترجمے کیے گئے اور ان میں مترجم گرامی نے اپنے اضافات فرمادیئے جیسے حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ (۱۷۰۳-۱۷۶۲ء) نے امام ابن اسید الناسؒ (محمد بن محمد، م: ۱۳۳۴/۷۳۴) کی مختصر سیرت نور العیون کا فارسی ترجمہ کیا اور اس کی ضعیف روایات پر استدراک کیا اور صحیح روایات کا اضافہ فرمایا۔ (۱۰)

شمامہ عنبریہ بلاشبہ ایک پیشرو مولف کی کتاب نور الابصار کا خلاصہ ہے مگر مختصر نگاروں کی روایت عالی کے مطابق مؤلف گرامی نے اس میں بہت سی کتابوں کے اضافے کیے ہیں۔ ان پر بحث مآخذ شمامہ میں آتی ہے۔ روایات کے اضافے کے ساتھ تنقید و تبصرہ بھی ہے۔ نئی معلومات کا حسین و اہم اضافہ ہے۔ بہت سے عالی مباحث بھی ہیں۔ کتاب و سنت کی مستقل رعایت کی گئی ہے۔ بعض روایات سیرت کو بلا نقد قبول کر لیا ہے، ان میں ضعیف روایات بھی ہیں۔ اپنے اضافات، تنقیدات اور استدراکات اور مسامحات کی وجہ سے یہ رسالہ سیرت زیادہ اہمیت کا حامل بن گیا ہے۔

## ۲۔ خاص نقطہ نظر کی پابندی

اگرچہ حضرت نوابؒ وسیع القلب، معتدل فکر و نظر والے اور ائمہ سلف کا احترام کرنے والے تھے تاہم کتاب و سنت کی پاسداری کے نام پر بسا اوقات اہل حدیث کا طرز فکر اپناتے تھے اور اسی کو ترجیح دیتے تھے۔ یہ

مسلکی عصبیت ہر گروہ اور ہر فرد بشر میں پائی جاتی ہے اور وہ فطری بھی ہے اگر وہ جارحانہ اور باعث فساد ہے جب دوسروں کی تغلیط کرتی ہے۔ نواب موصوف نے البتہ جارحانہ رخ اور تغلیط کرنے کا رویہ نہیں اپنایا ہے لیکن روایات سیرت اور واقعات تاریخ میں وہ اپنے خاص مسلک اور مسلکی علماء و رواۃ کی آراء کو ترجیح ضرور دیتے ہیں خواہ ان کی تائید جمہور سے نہ ہوتی ہو۔ ان کی چند مثالیں اور ان کے رجحانات کو مختصر طور سے پیش کیا جاتا ہے تاکہ تفہیم کتاب میں سہولت اور دعوائے خاکسار کی صحت قائم ہو۔

- ولادت سیرت کی تاریخ اور بعض دوسری تاریخوں میں نواب صاحب مرحوم اہل حدیث اور اہل سیر کا فرق کرتے ہیں اور بالعموم اول الذکر کی آراء و روایات کو ترجیح دیتے ہیں حالانکہ فی لحاظ سے اور جمہور علماء کے مطابق اہل سیر کا اتفاق و اجماع قابل ذکر ہونا چاہیے۔

- حضرت نواب امام ولی اللہ دہلوی اور امام سیوطی و حافظ ابو نعیم وغیرہ بعض پیشروؤں کی مانند ضعیف اور بعض اوقات روایات سیرت کو قبول کر لیتے ہیں۔ محض اس بنا پر کہ وہ اصحاب حدیث کے بعض طبقات نے بیان کی ہیں جیسے معجزات و مبشرات و ولادت و رضاعت اور ہجرت وغیرہ۔

- حضرت مولف گرامی قدر کو ”اہلیت“ سے خاص محبت و تعلق خاطر تھا۔ غالباً ان کی خاندانی نسبت کو بھی اس میں دخل تھا۔ لہذا وہ ان کے باب میں بالخصوص مناقب حضرت فاطمہ و علی و حسین کے بارے میں ضعیف روایات بیان کر جاتے ہیں۔

- نواب صاحب کو تصوف بلکہ رواجی تصوف سے بھی دلچسپی اور عقیدت تھی، حالانکہ وہ بدعات کے مخالف تھے۔ سیرت کے بہت سے مباحث و ابواب میں ان کا صوفیانہ نقطہ نظر بھی جھلک جاتا ہے۔

### ۳۔ غلط و ضعیف روایات

یہ عجیب بات ہے کہ سیرت نبوی کے بیان میں بسا اوقات اہل حدیث اور ماہرین فن بھی ضعیف روایات نہ صرف قبول کرتے ہیں بلکہ ان کو بلا نقد و تحلیل بیان کرتے ہیں۔ ان کے روایتی اور درایتی ضعف کی طرف کوئی اشارہ نہیں کرتے۔ سیوطی اور ابو نعیم اصفہانی جیسے طالبان دلیل کی بات نہیں کہ وہ بقول نواب صاحب ہر رطب و یا بس کو جمع کر دیتے ہیں۔ متاخرین میں امام الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی سیرت نبوی کے باب میں بہت سی ضعیف روایات نقل کر دی ہیں۔ (۱۱) بہر حال ان پر دوسرے ائمہ سیرت نے نقد کیا ہے، اور کہا ہے نواب صدیق حسن بھی اس کمزوری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ شاید وہ انہیں خوش گمان روایات اخبار اور خوش عقیدہ مجاہد سیرت کے غلوئے عقیدت کے جذبے سے خود بھی مغلوب ہو گئے تھے۔ ان روایات کا ایک اشاریہ درج ذیل ہے:

- ولادت نبوی کے وقت ظہور پذیر ہونے والے معجزات و مبشرات جیسے یہودی عالم کی بشارت ولادت نبیؐ (۱۲)، کوشک کسریٰ کی حرکت اور چودہ کنگروں کا انہدام، آتش فارس کا بجھنا اور چشمہ ساوہ کا خشک ہونا، والدہ ماجدہ کے عجائب کا نظارہ، ولادت کے وقت آنحضرتؐ کا سجدہ ریز ہونا وغیرہ، دوران حمل زمین قریش پر سرسبزی اور رحمت وغیرہ (۱۳)

- والد ماجد جناب عبداللہ کی ابواء میں تدفین کی روایت نئی ضرور ہے مگر غلط ہے، غالباً مدفن والدہ سے التباس ہو گیا (۱۴)

- بحیرا راہب اور دوسرے راہب سے ملاقات کی روایات پہلے اور دوسرے سفر شام میں (۱۵)  
- غار ثور میں مکڑی کے جالے اور کبوتروں کے انڈے کی روایات وغیرہ (ہجرت نبوی کے بیان میں)۔ (۱۶)

- عبدالرحمن بن ابی بکر کو صغیر سن کہا ہے جبکہ وہ جوان رعنا تھے۔ (بوقت ہجرت نبویؐ) (۱۷)  
- حضرت ام معبدؓ کے خیمہ کے پاس ایک درخت کا معجزاتی اثر (۱۸)  
- وفات نبویؐ و حضرات علیؓ و حسینؓ کا اس پر اثر۔  
- خصائص و دلائل میں مختلف روایات بالخصوص حضرت فاطمہؓ کے پل صراط سے گزرنے کے وقت سب کو آنکھ بند کرنے کا حکم (۱۹)

- معجزات میں متعدد کا بیان جیسے حوаб کے کلاب کا حضرت عائشہؓ پر بھونکنے کی روایت وغیرہ (۲۰)  
۲۔ روایات پر محاکمہ

سیرت و تاریخ میں بالخصوص اور دوسرے علوم و فنون میں بالعموم ایک واقعہ یا حال کے لیے کبھی کبھی ایک سے زائد روایات اور آراء ملتی ہیں۔ متعدد روایات و اقوال میں تائید سے زیادہ تصادم و تضاد کا عنصر صاحب قلم کے لیے مشکل پیدا کرتا ہے۔ سہل نگاری کے مارے ہوئے اہل قلم ان مختلف روایات کو بیان کرنے میں ہی اپنی عافیت سمجھتے ہیں اور ان پر محاکمہ نہیں کرتے۔ صاحبان بصیرت و بصارت ان مختلف روایات اور متضاد اقوال و آراء پر بحث کرتے ہیں اور کسی ایک کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ ترجیح کے وجوہ و اسباب سے بھی بحث کرتے ہیں یا ان کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں تاکہ عام قاری کو الجھن نہ ہو اور فنی تقاضا بھی پورا ہو۔ نواب صدیق حسن خاں نے بالعموم مختلف و متضاد روایات پر محاکمہ کیا ہے اور اپنی ترجیح کا عندیہ بھی دیا ہے۔ لیکن کچھ ایسے مقامات مشکل بھی آئے ہیں جہاں ان کے بھی پر حمل اٹھے ہیں اور وہاں انہوں نے خاموشی کو ترجیح دی ہے۔

تاریخ ولادت نبوی پر خوب بحث کی ہے اور اہل حدیث، اہل بصیرت/ ”معرفت تواریخ“ اور جمہور علماء کے قول کا ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے معاً بعد مکان و مقام ولادت میں مختلف اقوال بیان کر کے ان پر محاکمہ نہیں کیا۔ (۲۱)

- والد ماجد کے انتقال کی مختلف تاریخوں کا ذکر ولادت نبوی سے قبل کی تاریخ کو راجح قرار دیا ہے۔ (۲۲)  
 - آپ ﷺ کے مختون پیدا ہونے کی مختلف روایات پر خوب بحث کی ہے اور عقیقہ کے بعد ختنہ ہونے کو راجح کیا ہے۔ (۲۳)  
 - ولادت نبوی، واقعہ فیل کے سچاس دن بعد۔ سہیلی کے نزدیک مشہور ہیں دمیا طی کے مطابق ۵۵ دن بعد، بلا محاکمہ (۲۴)

- اسلام حمزہ و عمر ۶ھ میں نبوت علی الرانج۔ (۲۵)  
 - تنہا حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ سفر طائف کی دو روایات بلا محاکمہ (۲۶)  
 - علی مرتضیٰ کی آنکھ دکھتی تھی اس میں تھوک دیا وہ اچھی ہوگئی، یہ معجزہ دن حنین کے ہوا۔ (لکن المشہور فی الصحیحین وغیرہما من الكتاب المعتبرہ [کذا] انه يوم خيبر) (۲۷)  
 - والدین ماجدین کے زندہ کرنے کے بعد ایمان لانے کی روایات پر بحث ”وقد جزم بعض العلماء ان ابويه عليه وسلم ناجيان وليسا في النار۔ والكلام في آباءه الشرفاء طويل ، والسكوت في هذا الباب احوط۔“ انتہی ما ثبت بالسنہ (۲۸)

- فریضت حج میں اختلاف سن؛ ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰ سن میں بلا محاکمہ۔ (۲۹)  
 یہ چند روایات کا معاملہ ہے۔ حضرت مؤلف نے اسی طرح بہت سی روایات پر محاکمہ کیا ہے اور بعض کو بلا محاکمہ چھوڑ دیا ہے۔

## ۵۔ جرح و تعدیل اور نقد

مؤلف گرامی صاحب فکر و نظر بھی تھے اور حدیث و قرآن اور سیرت و سوانح کے صاحب بصیرت عالم بھی، وہ اپنے رسالے میں بعض روایات پر نقد کرتے ہیں، بالخصوص جرح و تعدیل کے اصول سے کام لے کر ان کا ضعف بتاتے ہیں اور ان کے بالمقابل صحیح روایات لاتے ہیں۔ منتقدین کی صحیح و معتبر روایات کی وہ تعدیل بھی کرتے ہیں۔ وہ دونوں فکر کے قائل ہیں۔ اگرچہ ایسے مواقع اس کتاب میں کم آئے ہیں لیکن بہر حال حضرت مؤلف نے ان کے بارے میں اپنی یاد دوسرے ائمہ محدثین کی رائے ضرور نقل کی ہے۔ چند مثالیں حاضر ہیں:

- حضرت حلیمہ سعدیہ کی رضاعت کے زمانے میں شق صدر کے دوران آپ کے حضرت جبریل کے ذریعہ ختنہ کیے جانے کی روایت کو امام ذہبی کے حوالے سے منکر بتایا ہے۔ لیکن ان کا عربی فقرہ ہذا منکر اردو میں نقل کرنا بے معنی ہے۔ (۳۰)
- آدم سے قبل نبوت محمدؐ کی حدیث کی روایت اور ابن جبان و حاکم وغیرہ کی تصحیح (۳۱)
- مستدرک میں ولادت باختہ کے اخبار متواترہ پر تبصرہ کہ شاید مراد اس سے شہرت ہے نہ تواتر بطریق سند“ (۳۲)
- شیخ عبدالحق دہلوی حنفی کی نقل عبارت از ابن الحاج، المدخل کے حوالے سے مولد شریف میں بدعات پر نقد“ (۳۳)
- شق صدر چار بار ثابت، پانچویں بار کاشق ثابت نہیں ہے۔ (۳۴)
- یہ شق پانچ بار ہوا تھا، بحث برشق (۳۵) نیز روایت باری کی تائید۔ تضاد قول و شاذ منکر
- بالجملہ اُس رات پانچ نمازیں حضرت پر فرض ہوئیں۔ اُسی عدد رکعات پر جو اسلام میں متعین ہے وہو الاصح۔ (۳۶)
- غسل جمعہ کے وجوب کی حدیث کو حدیث ضعیف کہا ہے۔ (۳۷) جبکہ دین قرص کے بارے میں حدیث کو علی الصیح کہا ہے۔
- معجزات میں سوسار، گرگ اور نوب و حمل کی شہادت نبوت کی روایات وغیرہ کے بارے میں نقد، لیکن غریب ضعیف ہے بلکہ بعض اس کے قائل ہیں کہ متن و اسناد کی راہ سے ثابت نہیں۔ اور مادہ آہو، نے گواہی رسالت پر دی۔ اس حدیث کو نبیہتی و ابو نعیم اور طرانی نے روایت کیا ہے۔ لیکن حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: لا اصل له ومن نسبه الی النبی فقد کذب (۳۸) نیز تبصرہ نواب موصوف۔
- اسی جنس سے مسئلہ نقش قدیم شریف کا ہے کہ حدیث سے ثابت نہیں لیکن اکثر شہروں میں نقش قدم بنا رکھا ہے اور اثر پرستی ہوتی ہے۔ حالانکہ حدیث میں ایسے تقولات پر وعدہ جہنم کا آیا ہے۔ (۳۹)
- حدیث ابوسعید خدریؓ ما تزوجت شیئا من نسائی ولا زوجت شیئا من بناتی الا بو حی جاءنی بہ جبریل عن ربی عزوجل“ اسکی سند نور الابصار میں نہیں لکھی“۔ (۴۰) ان مثالوں سے نواب صاحب کی صلاحیت و دیانت نقد کا ثبوت ملتا ہے۔



## ۶۔ توقیت کی بحث

تاریخ و سوانح اور سیرت و مغازی میں ایک مشکل مقام تاریخ و وقت کا آتا ہے، اسے توقیت کہا جاتا ہے۔ مختلف واقعات و احوال کے متعلق بسا اوقات تاریخوں کا اختلاف نظر آتا ہے وہ اصلاً راویوں کی معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔ جس کو جو تاریخ ملی یا مناسب معلوم ہوئی وہ بیان کر دی۔ تاریخ ملنے میں علم کا قصور بھی ہو سکتا ہے اور مناسب معلوم ہونے میں پسند کا۔ کبھی کبھی تطبیق و توفیق دینے کے عمل سے بھی یہ اختلاف تاریخ ملتا ہے۔ اس میں متاخر تحقیقات و آراء اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔

سیرت نبوی کے باب میں ایسی توقیت اور تاریخ کی مشکل اس وقت اور بڑھ گئی جب وہ اہل حدیث و اہل سیر کا اختلاف بن گئی۔ محدثین کرام نے اگر کوئی غلط تاریخ کسی تسامح کے سبب بیان کر دی یا کسی ایک خاص سیرت نگار کے بیان پر نقل کر دی تو اہل حدیث نے فرض سمجھ لیا کہ وہی صحیح ہے خواہ وہ محققین اور ماہرین اور جمہور کے خلاف ہی کیوں ہو یا حقیقت کے منافی کیوں نہ ہو، اس باب خاص میں عام قبول کرنے والوں نے محقق شارحین حدیث اور تبصر محدثین کی رائے و تنقید کو بھی درخور اعتناء نہیں سمجھا۔ نواب صدیق حسن خان نے سیرتی توقیت میں بسا اوقات یہی رویہ اپنایا ہے اور جمہور محققین سیرت کی اجتماعی رائے کو بھی نظر انداز کر دیا اور ان کی تائید میں عظیم ترین محققین حدیث کی تنقید اور رائے بھی نہیں قبول کی ہے۔ یہ خالص مسلکی تقلید ہے، مثلاً تاریخ ولادت نبوی کے باب میں لکھتے ہیں ”مختار اہل حدیث یہ ہے کہ ہشتم ربیع الاول کو پیدا ہوئے“ بارہ ربیع الاول کی اہل سیر کی اجتماعی تاریخ نہیں قبول کی اگرچہ اس کو جمہور علماء کا قول کہا ہے۔ بہر حال یہ ان کے شرف کی بات ہے کہ انہوں نے کسی رائے کو نہیں چھپایا اور نہ اسکی تغلیط کی (۴۱) دوسری توقیتی آراء و مباحث یہ ہیں:

- ”جب والدہ کا انتقال ہوا تو طفل چہار سالہ یا شش سالہ تھے۔“ (۴۲)
- ”جب آپ کی عمر ۸ برس دو ماہ ۱۰ دن کی ہوئی تو عبدالمطلب نے انتقال کیا۔“ (۴۳)
- ”نکاح خدیجہ کے وقت عمر آپ کی پچیس برس دس ماہ دس دن تھی۔“ اور یہ تیسرا سفر شام تھا۔ (۴۴)
- جب چالیس سال عمر شریف کی تمام ہوئی اور بعض نے کہا: ۴۰ دن یا ۱۰ دن یا دو ماہ اوپر سال روز دوشنبہ ۷ اشب رمضان سے یا ۷ شب یا ۲۴ شب۔ نزول جبریل بالقرآن بلا محاکمہ۔ (۴۵)
- ابتداء نبوت کے بعض اقوال میں روز دوشنبہ ہشتم ربیع الاول آئی ہے۔ (۴۶)
- وفات ابوطالب ۱۰ نبوی اول ذی قعدہ میں بعد ہشت ماہ ۲۱ یوم کے خروج حصار شعب سے۔ (۴۷)
- ابتداء سفر طائف و رجوع کی تاریخیں۔ یہ رجوع آپ کا طائف سے ۲۳ شب ذی قعدہ کو ہوا تھا۔ (۴۸)

- اسراء و معراج کی تاریخی بھر ۵۱ سال ۹ ماہ، بیداری میں، شب شنبہ ۲۷ ربیع الاول - (۴۹)
  - دوشنبہ ”ربیع الاول یا دوازدهم ربیع الاول“ کو مدینہ میں داخلہ - (۵۰)
  - قبائلی قیام کی مدت پر اختلاف: ۲۲ دن ٹھہرے یا ۱۴ شب یا ۳ یا ۴ دن - (۵۱)
  - غزوات کی فصل میں واقعات کی توقیت جیسے اذان، خطبہ جمعہ، مواخات کی توقیت (آٹھ مہینے کے بعد آمد مدینہ) (۵۲)
  - (۲۷ رمضان ۲ھ غزوہ بدر، ۲۸ رمضان ۲ھ، زکوٰۃ فطر کی فرضیت، نماز عید الفطر و عید الاضحیٰ اور قربانی ۲ھ غزوہ سویق کا پنجم ذوالحجہ کو ہوا)
  - سال سوم ہجرت: بمابہ شوال شراب حرام ہوئی یا سال چہارم میں - تاریخ غزوہ احد - (۵۳)
  - سال چہارم ہجرت: غزوہ بنی نضیر و ذات الرقاع، نماز خوف، ولادت حسین بن علیؑ، نزول آیت تیمم -
  - سال پنجم غزوہ دومۃ الجندل، وغزوہ مریسج، بحوالہ ترجیح حاکم اور بعض نے کہا کہ سنہ ششم میں ہوا تھا علی
  - مقالہ ابن اسحاق و ابن حزم بہ الطبری وغیرہ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ سنہ چار میں ہوا تھا، (۵۴)
  - غزوہ خندق پر اختلاف ابن اسحاق و موسیٰ بن عقبہ - موخر الذکر سال چہارم کے قائل ہیں - (۵۵)
  - ازواج مطہرات میں بعض کی شادیوں اور وفات کی مختلف تاریخیں - (۵۶)
  - ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہؑ کی افضلیت پر مباحث کی توقیت اور وفات بنات کی توقیت (۵۷)
  - اولاد نبوی کی ولادت و وفات کی توقیت - (۵۸)
  - وفات نبوی کے واقعات کی توقیت و مابعد دوشنبہ دوازدهم ربیع الاول ہجری کو انتقال فرمایا - (۵۹)
  - دوشنبہ کی اہمیت دوبارہ بیان کی ہے - (۶۰)
- توقیت کے ذیل میں حضرت مولفؒ نے جو مختلف طریقے اختیار کیے ہیں اور ان کے گونا گوں نتائج نکلتے ہیں، مثلاً:
- ۱- دو یا دو سے زیادہ اختلافی تاریخیں ایک ہی واقعہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں - کبھی ان پر محاکمہ کر کے کسی کو ترجیح دیتے ہیں اور کبھی نہیں دیتے -
  - ۲- بعض بڑی حتمی تاریخیں دی ہیں جن میں سال، ماہ اور دنوں تک کا شمار ہے - یہ قطعی تاریخیں ہیں -
  - ۳- ان قطعی تاریخوں میں اسلامی واقعات و امور کی متعین تاریخیں ملتی ہیں جو بالعموم دوسری کتب میں بالعموم میں نہیں ملتی -

- ۴۔ غزوہ خندق اور غزوہ مریسج کے بارے میں ۶ھ یا ۴ھ/۵ ہجری بیان کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی کا نقد بخاری نہیں نقل کیا۔
- ۵۔ غزوات کے بارے میں صحیح بخاری کی تمام تاریخیں یا تو امام ابن اسحاق سے نقل کی ہیں یا امام موسیٰ بن عقبہ سے، دونوں اہل سیرت تھے۔
- ۶۔ محدثین کرام نے جن سنین غزوات کو بیان کیا ہے وہ اہل سیرت کے بیانات پر مبنی ہیں۔ ان کی ترجیح کسی اہل سیرت کی ہی ترجیح تھی۔
- ۷۔ توقیت سیرت کے باب میں امام نواب صدیق حسن خان کا مسلک صرف نقل کرنے اور روایت پرستی تک محدود ہے۔ (۶۱)
- ۷۔ مآخذ شامہ عنبریہ

کہنے کو تو حضرت سید صدیق حسن کا عجالہ محض ایک رسالہ سیرت ہے اور ایک خاص کتاب پر مبنی، مگر اپنے مآخذ کے لحاظ سے عظیم ترین سیرتوں میں سے بیشتر کا جامع ہے۔ حضرت مؤلف گرامی نے اسے مآخذ و مصادر سیرت کا مجمع البحار بنا دیا ہے۔ بلاشبہ اس میں متعدد متداول اور عظیم مآخذ کا ذکر و حوالہ نہیں ملتا، شاید ان کی عدم دستیابی کی بنا پر۔ پھر یہ بھی ایک حقیقت فطری ہے کہ انسانی کاوش تمام کا احاطہ نہیں کر سکتی اور کرنے کی کوشش کرے تو طویل و ضخیم دفاتر میں سماتی ہے۔ شامہ عنبریہ کا ایک خاص وصف یہ ہے کہ اپنے اختصار و ایجاز کے باوجود بہت سے مآخذ اور ان کی روایات کو سموئے ہوئے ہے۔ اس وصف کے لیے حضرت مولف کا تبحر علمی اور فنی درک تو ذمہ دار ہی ہے، ان کا حوالے کا قدیم عالمانہ طریق بھی کار فرما ہے۔ انہوں نے اپنی اضافہ شدہ روایات سے مآخذ و مصادر کی بحث کو مالا مال اور کشتول سیرت بنا دیا ہے۔ ذیل میں کتاب کے صفحات کے ساتھ مآخذ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

- قرآن مجید، ۵۷ (۲۸ نام نبوی) حدیث میں ۱۱۴ اور کتب انبیاء میں مختلف)
- ابن الجوزی، ۷۹۰ (اتحاد منبر سنہ ہم میں ہوا قال ابن الجوزی فی مولدہ)
- احمد (مسند) ۴۸، (تحریم عامل صدقات وغیرہ برآل موالی نبی ﷺ)
- قسطلانی، ۷ (مواہب اللدنیہ، تاریخ نبوت / تنزیل القرآن و حراء) ۲۰، ۲۱ (صحیفہ مقاطعہ) تاریخ
- اختتام مقاطعہ و وفات ابوطالب) ۵۴، ۵۵ (خصائص نبوی کا ذکر)، ۵۷ (اسماء نبی ﷺ)، ۵۸ (تمام اسماء)، ۱۱۶
- دیدار نبوی و خواب کی افادیت۔ حمیدی، ۷۔
- ابن الرفعہ، ۴۹ (قیمت ولا لازم نہیں)، ابن حزم، ۷

- بابلی (البابلی فی سیرتہ)، ۸۱، مفصل روایت بابت قتل ابی بن خلف،
- قضاعی ۷، طیبی ۷
- مسلم ۷، ۳۱ (اسماء الہی و اسماء نبوی کی تعداد)
- زرکشی، ۷، حیاة الحیوان، ۸، ۱۳ (تین عورتیں عواتک)
- ابن اسحاق، ۱۲، ۹ (قصیدہ الامیہ ابو طالب) ۱۴، (وفات والدہ آمنہ)، ۱۸، (فترة وحی تین سال کا کما جزم بہ اسحاق)، ۲۹، (ہجرت صحابہ - ابو بکر و علی صرف ساتھ رہ گئے)، واقعہ شب ہجرت، ۳۰-۳۲، ۶۷ (اولین غزوہ ابواء)، ۸۰-۸۱ (غزوات قتال)
- حافظ ابو نعیم - ۹، ۱۱
- احمد، البرز، طبرانی، حاکم، بیہقی ابن حجر کے حوالے سے حدیث عرباض بن ساریہؓ میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین تھا اس وقت کہ آدمؑ اپنی خاک میں منجمل تھے۔۔۔ الخ۔ ۱۰
- طبرانی ۱۰، ۷ (مناقب صحابہ)
- بیہقی، ۱۰، ۱۱، ۳۸ (ناقہ کے باب ابو ایوب پر بیٹھنے پر جواری بنی انجار کا گیت)، ۴۱ (اصل صورت جبریلؑ کو دیکھا)، ۵۴ (دلائل النبوة میں مذکورہ صفت تورات)
- مستدرک (حاکم)، ۱۰، ۱۱، ۳۳ (شب ہجرت خاک جس پر پڑی مقتول بدر ہوا - ابن ابی حاتم)، ۴۸ (واجبات کے خصائص جیسے دو رکعات فجر وغیرہ)
- مختارہ - ۱۱، ابن العماد حنبلی، ۸۷ (تفصیل ازواج)
- خطیب - ۱۱، ابن سعد، ۸۲، (قتل یہودیہ جس نے زہر غزوہ خیبر میں دیا تھا)
- ابن عساکر - ۱۱
- شرح عبدالسلام (جوہرہ میں خدیجہ اور فاطمہ کی افضلیت) (۸۷)
- ابن قیم - ۱۱، (ختنہ پر بحث)، ۱۳ (زن سعدیہ مرضعہ نبوی)
- سہیلی، ۱۱، ۱۳ (ذکر العواتک) سبکی، ۸۸ (افضلیت خدیجہ لسبب حدیث نبوی)
- شیخ الاسلام ابن حجر (شرح بخاری)، افضلیت حضرت عائشہ وغیرہ کی جہات - دمیاطی - ۱۱
- شیخ الاسلام زکریا انصاری (کتاب ہجرت الحاوی)، ۷۸، (تفصیل خدیجہ و عائشہ / نیز ابن العماد کی تصحیح)
- شیخ عبدالحق دہلوی حنفی، ۱۱، ۱۲ (شق صدر پر رسالہ شیخ)، ۵۹-۶۰ (مشکوٰۃ کا ترجمہ ابن حجر مکی کی شرح شامل)

- فارسی اقتباس - ۱۱۳ (کتاب ما ثبت با لسنة فی ایام السنة) کے حوالے سے انوار التنزیل و مدارک کا ذکر آخری آیت میں)۔ ۱۱۶، ابن عبد اللہ (نبوت بمعرج ایلین سال، تیرہ سالہ مکی اور دس سالہ مدنی قیام، حکمت بعثت، وفات بمعرج تیرھ سال) پوری عربی عبارت کا اقتباس۔ (اسلام تبج و غلاف کعبہ سوسال قبل)
- نور الابصار ۷۵ (احادیث جوامع الکلم) ۸۲ (غزوات و سرا یا مع اسائی افسران)
- مجمع البحار شیخ طاہر ۱۰۳-۱۰۴ (سیرت نبوی از ولادت تا وفات)
- بعمری ۱۳۰ (مرصعات نبوت میں سے چند کا ذکر)
- نور العیون ۷۷، و ما قبل معجزات (ذکر ذلک کلہ ابن سید الناس فی نور العیون) ۸۱، ۸۲ (تعداد غزوات)
- سرور المخرون، (واقعہ بھیرا)، (تاریخ قدوم مدینہ پر اختلاف تاریخ)، ۷۵ (بے شمار معجزات)
- رسالة الکلام المبین فی معجزات سید المرسلین ۷۵ (بعثت کی تعریف حضرت شاہ) ۱۰۳ (سیر نبوی)
- شیخ محی الدین ابن عربی، ۱۷ (تخت / تعبد در حراء)، ۵۶ (توریت میں خصائص نبوی، روایت محمدیہ بحوالہ محاضرات مسامرات)، ۹۶، ۹۷ (کمانوں کے نام کسی نے نہیں لکھے)
- حلبی (سیرة)، ۱۷ (زمانہ قرب وحی میں ستارہ شگنی)، ۲۸ (نماز پنجگانہ / قبلہ بیت المقدس یا کعبہ)، ۳۵ (واقعہ ام معبد)
- بغوی ۲۴ (واقعہ حضرت عداس بحوالہ تفسیر سورہ احقاف)
- ملأ دو پیازہ، ۲۵ (الرسول خیر خواہ دشمنان، طائف پر عذاب ضمن میں)
- اسد الغابہ، ۲۵ (جوار مطعم بن عدی)، ۶۰-۶۱ (حلیہ شریف کا عربی اقتباس)، ۹۶ (بکری کا نام)
- ترمذی (شمائل ترمذی)، ۶۲ (شمائل نبوی)، ۶۶ (سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا)
- مغلطائی، ۲۵ (نصبین کے جنات سے ملاقات اور سورہ جن کی تلاوت)، ۴۸ (صدقہ تطوع بر نبی)، ۵۱ (قوت باہ نبوی)، ۱۰۴ (سیرت میں بہت اچھی طرح سیر نبوی کا ذکر کیا ہے۔)
- صحیحین، ۲۵ (نزول سورہ جن)، حدیث عائشہ، بروز ہجرت، بخاری کا لفظ، واقعہ در غار ثور، ۳۹ (حضرت عمار کی تعمیر مسجد میں دود و خشک لے جانے کی روایت)، ۷۰، ۷۱ (چشم علی کا معجزہ)، ۸۰ (چار عمرے)
- نووی (شرح مسلم / فتاویٰ)، (اسراء و معراج کی مختلف تواریخ)، ۴۳ (شرح المہذب میں بعثت لیلۃ

- القدر، ۷۷ (الروضہ کے مطابق زکوٰۃ کی فرضیت وغیرہ)، ۷۸ (نزول آیت تیمم - بحوالہ الروضہ)
- شعرانی ۲۷ (معراج منامی ۳۳ بار ہوئی)، ۱۰۷ (محبت صحابہ)
- ابن اثیر، ۲۷ (اسرار و معراج)
- ابن عساکر، ۱۰۷ (خلفاء راشدین کے مناقب در آیات کریمہ)
- صاحب بردہ (قصیدہ)، ۳۴ (غار ثور کا واقعہ و معجزات)
- زنجشیری (ربیع الا برار)، ۳۵ (حضرت ام مہدی کے بارے میں ہند بنت الجون کی روایت معجزہ)
- شرح مقاصد، ۳۹ (تعمیر مسجد مدینہ اور حضرت عمارؓ کی شہادت کی پیشگوئی)
- شنوائی (حاشیہ الشنوائی علی المولد) بتصرف و زیادات بابت غزوات و واقعات - ۸۰ جماعۃ من المفسرین، ۴۲ (اذان و امامت و نماز کے خصائص)
- رسالہ بلوغ العلی بمعرفۃ الحلی، (خصائل و شمائل کا منظوم ترجمہ)، ۶۳
- (ماوردی، ۴۸) فرض نمازوں کا کامل ادا کرنا آپ پر واجب تھا
- شیخ رفیع الدین مراد آبادی رسالہ سلوۃ الکتیب بذکر الحیب فارسی سیرت (۱۰۴)
- زوائد الروضہ، ۴۸ (احکام ساقط نہ ہوئے بحوالہ قتال و ابن سبع)، ۵۱
- امام غزالی، ۵۱ (اولاد تمیم داری سے جاگیر میں معارضہ کرنے والا کافر ہے)، ۶۲ (خربزہ کو شکر و نان کے ساتھ کھاتے)
- ابن حجر مکی، ۱۱۶ (زیارت نبوی درخواست پر بحث)
- رافعی (نکتہ)، (عورتوں کی زیارت نبوی اور قبر شریف کی زیارت مستحب ہے۔)
- یافعی (مرآة الجنان) سیرت نبوی - ۱۰۴
- سیوطی (انموذج الحیب فی خصائص الحیب)، ۵۳ (تمام خصائص کا جمع)، (جامع صغیر، جوامع الکلم)
- سید صدیق حسن خان، ۶۳ (بیان لباس نبوی میں ایک رسالہ کا حوالہ حاشیہ پر)، رسالہ تکریم المؤمنین سیرت خلفاء، ۱۰۶، مصابیح، ۵۴ (تورات کی عبارت خصائص عربی میں)۔
- مشکوٰۃ شریف، ۶۴، حاشیہ (باب المزاح)
- حسین بن محمد رافعی (کتاب شوق العروس و انس النفوس)، ۵۷-۵۸ (بعض اسماء نبوی)

- کتاب الجوائز و الصلوات، ۵۸ (مشمئلاً بر اسماء الہی و نبوی) صوفیہ کے نزدیک ایک ہزار اسماء نبوی ہیں۔ (۱۴۶)

### ۸۔ روایات و معلومات کے اضافات خاص

اپنے دیباچے یا مقدمے میں نواب صدیق حسن خاں نے وضاحت کر دی ہے کہ امام شہینجی کا رسالہ یا کتاب ان کا عجلہ نافعہ کی اساس ہے تاہم اسی پر انہوں نے اقتصار و اکتفا نہیں کیا ہے، بلکہ دوسری کتب سیرت و حدیث سے نئی روایات اور معتبر معلومات کا اضافہ بھی کیا ہے۔ موصوف نے ان اضافات کی نشاندہی کر دی ہے۔ کبھی تنبیہ کے لفظ خاص سے، کبھی کسی دوسرے طریقہ سے، کبھی اضافہ کرنے والی روایات کے ماخذ و مؤلفین کے اسماء کے حوالے سے۔

بلاشبہ اس کتاب / رسالہ سیرت میں حضرت نواب کے یہ اضافات قابل قدر ہیں۔ وہ ان کی وسعت معلومات، تبحر علم اور فنی بصیرت کی شہادت دیتے ہیں اور ان کے اس دعوے کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ چاہتے تو تفصیل پیش کر سکتے تھے۔ جس پر انہیں کلی دسترس حاصل تھی۔

- دوشنبہ کی حیات طیبہ میں اہمیت دکھانے کے لیے مختلف روایات کا اضافہ کیا ہے۔ ولادت، ہجرت، فتح مکہ، نزول سورہ مائدہ اور نبوت و بعثت (۶۱)

- مکان / مقام ولادت کی روایات ”ف“ کے تحت (۶۲)

- انبیائے سابقین کے مختون پیدا ہونے کی بحث ”ف“ کے تحت (۸ بحوالہ کعب احبار / حیاة الحیوان) (۶۳)

- شام کی فضیلت بحوالہ احادیث محدثین۔ قصور شام بوقت ولادت نظر آنے کے عجائب ہیں۔ (۶۴)

- حضرت ثویبہ کی ”اسلمیہ“ نسبت۔ (۶۵)

- آنحضرت نے ہمراہ اپنے چچا وزیر و عباس ابناء عبدالمطلب کے سفر یمن واسطے تجارت کے کیا تھا، (۶۶)

- رع غنم انبیا کی سنت اور اسکی حکمت۔ (۶۷)

- تخت در غار حرا، شیخ محی الدین کے مطابق شریعت ابراہیم خلیل اللہ پر تھا، وقیل غیر ذالک۔ (۶۸)

- ابوطالب کے کفر پر مرنے سے متعلق تنبیہ کے تحت چار اقسام کفر کی بحث اور ”ف“ کے تحت وفات

خدیجہ۔ (۶۹)

- ”ف“ کے تحت طریق ہجرت کے عجائب میں حضرت ام معبد خزاعیہ کا واقعہ (۷۰)

- ”ف“ کے تحت ہجرت اور دخول مدینہ کے واقعات (۷۱)

- ”حضرت نے حکم تاریخ لکھنے کا دیا، عین ہجرت سے تاریخ لکھی گئی۔ اس سے پہلے عام فیل سے تاریخ لکھتے تھے۔“ (۷۲) (اس کی کوئی سند یا حوالہ نہیں دیا۔ یہ انتہائی نیا نکتہ ہے، مشہور حضرت عمرؓ کے زمانے کا واقعہ ہے۔)

- ”وبائے مدینہ کے جھگھ نامی علاقے کی طرف منتقل کرنے کی دعائے نبوی / حدیث کی حکمت۔ (۷۳)

- ایک عورت نے اونٹ مانگا حاضرین نے کہا کہ ”وہل الجمل الا ولد الناقة“ (یہ قول نبوی نہیں ہے) (۷۴)

- احادیث جوامع الکلم اور سیوطی سے ماخوذ (از جامع صغیر) روایات بابت جوامع الکلم کو طول مقال کے سبب حذف کر دیا اور احادیث صحیح ستہ و دیگر مسانید و معاجم و اجزا و سنن و جوامع میں مرقوم ہیں، وہ سب قبل جوامع الکلم اور وادی معجزات و کرامات سے ہیں۔۔۔۔“ (۷۵)

- غزوہ صلح حدیبیہ ۶ ہجری میں ہزار نفر تھے۔ اور عمرہ قضا، ہجری میں دو ہزار نفر تھے۔ (۷۶)

- غزوہ خیبر ۷ ہجری کے بعد ابو ہریرہ اسلام لائے۔ (۷۷)

- سال نہم ہجرت اور ابو بکر صدیق نے لوگوں کو لے کر حج کیا ان کے ہمراہ تین سو مرد ہیں بدنہ اور سورہ برائت تھی۔ (حضرت علی کا ذکر نہیں کیا) (۷۸)

- سال دہم، ہجرت میں حجتہ الوداع آپؐ ساتھ ہمراہ چالیس ہزار یا ستر ہزار ایک لاکھ یا زیادہ آدمی تھے۔

”حضرت نے بجز اس حج کے اور کوئی حج نہ کیا۔ ہاں قبل و بعد نبوت کئی حج کئے تھے جنکی تعداد معلوم نہیں۔ (۷۹)

”نور الابصار و سرور لمخرون و مواہب اللدینہ و مدارج النبوة وغیرہ کتب سیر میں ذکر اشخاص (اعمام و عمامت و ازواج و خدم وغیرہم) نیز ذخائر العقبیٰ میں کیا ہے“ حضرت کے اعمام بارہ تھے نیز (نواب کے نام) بحوالہ محاضرات، (نور الابصار کا بیان ختم) (۸۰)

- ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ وغیرہ کی افضلیت پر مختلف آخذ بالخصوص ابن حجر کی شرح بخاری سے بحث جس میں متعدد دوسرے حوالے ہیں جیسے قول الاشعری، برہان حلبی وغیرہ نقد اسناد بابت نص حدیث۔ (۸۱)

مناقب حضرت حسینؓ بحوالہ احمد (مسند) تمام، البزار، الطبرانی، وابونعیم؛ بطرانی کا لفظ ایسی سند سے جس کے رجال ثقافت ہیں۔“ (۸۲)

رسائل مولود شریف میں ذکر ولادت و رضاعت و حلیہ و معجزات و معراج و فضائل درود و وفات ہوا کرتا ہے۔ اس رسالے میں یہ مقاصد مع شئی زائد مذکور ہیں اور روایات موضوعہ و ضعیفہ و حکایات متعلقہ مختلفہ سے اجتناب



کیا گیا ہے اور فضائل درود و منافع اُس کے دارین میں رسالہ جداگانہ میں لکھے گئے ہیں۔ (۸۳)

- مختلف مآخذ ذکر کر کے ان پر سیر کا اضافہ کیا ہے۔ (۸۴)

- وفات کی تاریخ (۸۵)

مختصر تجزیہ

شما ثمہ عنبریہ بنیادی طور پر ایک مختصر سیرت ہے جو قدیم اور پیشرو صاحبان اختصار کے عین مطابق ہے۔ امام ابن سید الناس کے نور العیون، حضرت شاہ ولی اللہ کے فارسی ترجمہ سرور المحزون کی مانند ایک نور الابصار ہے جو شامہ کی بنیاد ہے۔ پیشرو کتب سیرت و رسائل میلاد اسی طرح کبھی کبھی کسی نہ کسی کتاب یا رسالہ پر مبنی اور اس سے مستفاد ہوتے ہیں۔ صاحبان بصیرت وہ اپنے اساسی رسالہ یا کتاب کی معلومات پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ دوسرے مآخذ سے ان پر اضافہ کرتے ہیں۔ حضرت نواب سید صدیق حسن خاں نے دوسرے مآخذ سے ان پر اضافہ کیا ہے۔ اور ان مآخذ کی تعداد سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔

صاحب شامہ عنبریہ نے جن معلومات و روایات اور اقوال و آراء کا اضافہ کیا ہے وہ بڑے قیمتی ہیں۔ روایات اور معلومات کے اخذ و قبول اور رد و استرداد کے ضمن میں بالعموم صحیح اور معتبر روایات و معلومات کو ہی قبول کیا ہے۔ لیکن کئی مقامات پر غلط، ضعیف و منکر روایات و اقوال کو نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ ان ہی کو ترجیح دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایسی غیر معتبر معلومات، اقوال و روایات کو بیان کرنے کی تین چار وجوہ نظر آتی ہیں۔ جو مختصراً یہ ہیں۔ پیشرو صاحبان تصانیف سے اثر پذیری، ذاتی رجحان و پسند نہ پسند، مسلکی اور علمی رجحان خاص، خاندانی اور ذاتی عصبیت اور صحیح روایات سے لاعلمی۔

اس مختصر رسالہ کی زبان و بیان اور اسلوب خاصا پرانا ہے۔ اور انیسویں صدی کی زبان کا نمائندہ نہیں اس کے باوجود اس کی جامعیت، اس کا ایجاز اور اس کا طریقہ اعجاز اس کے اہم ترین اور نمائندہ امتیازات ہیں۔ بلاشبہ وہ اردو رسائل سیرت اور مختصرات حیات طیبہ میں ایک عظیم ترین رسالہ سیرت ہے جو کامل حیات پر مبنی ہے۔ اگرچہ اس کے نام سے صرف اس کے میلاد نامے ہونے کا خیال ہوتا ہے جیسا کہ عام خیال اور غلط فہمی خواص علماء میں ہے۔ نواب صاحب نے اپنے اس رسالہ کو اپنے جمع و محاکمہ روایات، نقد و استدراک، اضافہ معلومات، مآخذ اسناد اور اپنے اعجازی اسلوب اور ایجازی طریق کی بنا پر ایک منفرد امتیازی شان عطا کی ہے۔ اپنے انہیں امتیازات کے سبب شامہ عنبریہ کی خوشبو جان مسلم کو برا بھینٹے اور روح مسلم کو بیدار کر کے روح و گداز سیرت سے مالا مال کر سکتا ہے۔

## حوالہ جات و حواشی

- (۱) مطبوعہ رسالہ ۱۳۰۵ھ مطبع اور مقام مطبع نہیں رکھتا؛ مآثر صدیق، نو لکھنؤ پریس لکھنؤ ۱۳۵۳/۱۹۲۷ء فہرست تالیفات، اجتباء ندوی، الامیر سید صدیق حسن خاں۔ حیاتہ وآثارہ، وارا بن کثیر، مشق / بیروت ۱۹۹۹ء، فہرست تالیفات، ۲۰۰۸ء کے مطابق عنوان ہے: الشمامة العنبرية في مولد خير البرية“
- (۲) قنوجی، بھوپال، صدیق حسن خاں، الشمامة العنبرية من مولد خير البرية، ص ۶-۳۔
- (۳) مطبع یمینیہ، مصر ۱۳۲۲ھ، جس میں سیرت کا حصہ ہے، ص ۹-۴۷
- (۴) الشمامة العنبرية، ص: ۱۰-۱۱
- (۵) ایضاً، ص: ۱۱
- (۶) ایضاً، ص: ۱۲، ۱۳
- (۷) ایضاً، ص: ۱۳-۲۰
- (۸) ایضاً، ص: ۴۰-۵۳
- (۹) ایضاً، ص: ۵۳-۵۶
- (۱۰) ملاحظہ ہو خاکسار کا رسالہ ”حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی۔ شخصیت و کتب کا ایک تعارف، علی گڑھ، ۲۰۰۱ء، ۲۰ سرور المآثر ون پر بحث۔
- (۱۱) حجۃ اللہ البالغہ کا باب سیر النبی / ۲؛ نقد روایات کے لیے خاکسار کی کتاب ”شاہ ولی اللہ کا فلسفہ سیرت کا تجزیہ“
- (۱۲) الشمامة العنبرية، ص ۷
- (۱۳) ایضاً، ص ۸، ۹
- (۱۴) ایضاً، ص ۹
- (۱۵) ایضاً، ص ۱۵، ۱۶
- (۱۶) ایضاً، ص ۲۳
- (۱۷) ایضاً، ص ۲۴
- (۱۸) ایضاً، ص ۳۵، ۳۶
- (۱۹) ایضاً، ص ۳۶ و ما بعد
- (۲۰) ایضاً، ص ۷۵

- (۲۱) ایضاً، ص ۷-۸
- (۲۲) ایضاً، ص ۹
- (۲۳) ایضاً، ص ۸-۹
- (۲۴) ایضاً، ص ۱۱
- (۲۵) ایضاً، ص ۱۹
- (۲۶) ایضاً، ص ۲۳
- (۲۷) ایضاً، ص ۷۰
- (۲۸) ایضاً، ص ۷۱
- (۲۹) ایضاً، ص ۸۰
- (۳۰) ایضاً، ص ۸
- (۳۱) ایضاً، ص ۱۰
- (۳۲) ایضاً، ص ۱۱
- (۳۳) ایضاً، ص ۱۱، ۱۲
- (۳۴) ایضاً، ص ۱۲
- (۳۵) ایضاً، ص ۲۸، ۲۹
- (۳۶) ایضاً، ص ۲۸
- (۳۷) ایضاً، ص ۲۸
- (۳۸) ایضاً، ص ۶۸، ۶۹
- (۳۹) ایضاً، ص ۶۹
- (۴۰) ایضاً، ص ۸۳
- (۴۱) ایضاً، ص ۷
- (۴۲) ایضاً، ص ۸
- (۴۳) ایضاً، ص ۸
- (۴۴) ایضاً، ص ۱۶
- (۴۵) ایضاً، ص ۱۷
- (۴۶) ایضاً، ص ۱۸

- (۴۷) ایضاً، ص ۲۱  
(۴۸) ایضاً، ص ۲۵  
(۴۹) ایضاً، ص ۲۷  
(۵۰) ایضاً، ص ۳۶، ۳۷  
(۵۱) ایضاً، ص ۳۷  
(۵۲) ایضاً، ص ۷۷  
(۵۳) ایضاً، ص ۷۷، ۷۸  
(۵۴) ایضاً، ص ۷۸  
(۵۵) ایضاً، ص ۷۸  
(۵۶) ایضاً، ص ۸۲-۸۷  
(۵۷) ایضاً، ص ۸۹-۹۱  
(۵۸) ایضاً، ص ۸۹-۹۰  
(۵۹) ایضاً  
(۶۰) ایضاً، ص ۱۱۱، ۱۱۲  
(۶۱) ایضاً، ص ۷  
(۶۲) ایضاً، ص ۷، ۸  
(۶۳) ایضاً، ص ۸  
(۶۴) ایضاً، ص ۱۰، ۱۱  
(۶۵) ایضاً، ص ۱۳  
(۶۶) ایضاً، ص ۱۵، ۱۶  
(۶۷) ایضاً، ص ۱۶  
(۶۸) ایضاً، ص ۲۲، ۲۳  
(۶۹) ایضاً، ص ۲۲، ۲۳  
(۷۰) ایضاً، ص ۲۵  
(۷۱) ایضاً، ص ۳۶  
(۷۲) ایضاً، ص ۳۷

(۷۳) ایضاً، ص ۳۹، ۴۰

(۷۴) ایضاً، ص ۶۴

(۷۵) ایضاً، ص ۷۵-۷۶

(۷۶) ایضاً، ص ۷۵-۷۹

(۷۷) ایضاً، ص ۷۹

(۷۸) ایضاً، ص ۷۹، ۸۰

(۷۹) ایضاً، ص ۸۰

(۸۰) ایضاً، ص ۹۰

(۸۱) ایضاً، ص ۸۸، ۸۹

(۸۲) ایضاً، ص ۹۰

(۸۳) ایضاً، ص ۹۸-۹۹

(۸۴) ایضاً، ص ۱۰۳، ۱۰۴

(۸۵) ایضاً، ص ۱۱۲

